السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے قربانی کا جانور پہلے ہی خریدلیا، اس کی تقدیرٹانگ ٹوٹ گئی، اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لنگڑے جانورکی قربانی سے حدیث میں ممانعت آئی ہے، اس لئے جائز نہیں۔ ہاں، قربانی کے وقت کو پہنچ کرلنگڑاہوجائے توکوئی حرج نہیں۔ قرآن مجید میں ہے:

وَلَا تَحْلِقُوارُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ... ١٩٦ ... البقرة

یعنی اپنے سر نہ منڈاؤیہاں تک کہ قربانی اپنے حلال ہونے کی جگہ یا حلال ہونے کے وقت کو پہنچ جائے۔ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ قربانی جب حلال ہونے کے وقت کو پہنچ جائے تووہ ایسی ہوجاتی ہے کہ گویا وہ ہو ہی گئی، اگرچہ دیدہ ہو ہی گئی، اگرچہ دیدہ دانستہ قربانی ذبح ہونے سے پہلے سر منڈانا جائز نہیں، لیکن کوئی غلطی سے منڈالے توقربانی میں خلل نہیں آتا، چنانچہ مشکوۃ باب الحلق: ص ۲۳۴ میں صراحتاً آیا ہے، اس کی وجہ یہی ہے کہ قربانی وقت کو پہنچ جائے توکی ہوئی کے شمار میں ہے۔ پس ایسی حالت میں اس میں کوئی عیب پیدا ہوجائے تواس کا کوئی حرج نہیں، مثلاً عید پڑھنے کے بعد سینگ یاٹانگ ٹوٹ جائے یا آنکھ پھوٹ جائے تویہ قربانی کو مضر نہیں ہے، یہ ایسا ہی ہے کہ جیسے ذبح کے وقت گرانے سے یا دبانے سے کوئی نقصان پہنچ جائے، بعض کا خیال ہے کہ جب جانور قربانی کےلئے نامزد ہوجائے توپھر عیب پیدا ہونے میں کوئی حرج نہیں لیکن اول تواس کا کوئی ثبوت نہیں، دوم لازم آتا ہے کہ زیادہ بیمار ہوکر ذبح تک نوبت پہنچ جائے توقربانی ہوجائے حالانکہ وقت سے پہلے قربانی کا کوئی بھی قائل نہیں۔ نیز جولوگ حج کوقربانیاں ساتھ لے جاتے ہیں۔ اگر کوئی قربانی راستے میں رہ جائے تواس کو ذبح کرکے لوگوں کےلئے، یعنی مساکین کےلئے چھوڑدے اور یہ (قاصدحج) اوراس کے رفقاء سے کوئی نہ کھائے۔ اس سے معلوم ہواکہ وقت سے پہلے قربانی نہیں بلکہ صدقہ ہے۔ اگر قربانی ہوتی تومساکین کےلئے کاص نہ ہوتی، اور نہ اس کے رفقاء کورکاوٹ ہوتی، یہی وجہ ہے کہ اگر ضروری قربانی ہوتواس کے عوض اس کواور قربانی کرنی پڑتی ہے۔ اگر نفلی ہوتووہی کافی ہے۔ چنانچہ ترمذی میں ہے کیونکہ نفلی محض زیادہ ثواب حاصل کرنے کی خاطر کی جاتی ہے سو ثواب خداتعالیٰ دے دیتا ہے۔ جیسے رمضان میں عمرہ کرنے سے حج کا ثواب مل جاتا ہے۔ مگرحج کا فرض ادا نہیں ہوتا۔ اسی طرح وقت سے پہلے قربانی کا ثواب مل جاتا ہے قربانی نہیں ہوتی۔ نیز بہت لوگ چھوٹی عمر کا جانور لے کر قربانی کےلئے نامزد کردیتے ہیں توکیا باوجود چھوٹی عمر کے وہ قربانی سمجھ لیا جائے گا؟ پس صحیح یہ ہے کہ وقت سے پہلے قربانی نہیں ہوتی، اورجب قربانی نہ ہوئی تواس میں جو عیب پیدا ہواوہ قربانی بننے سے پہلے پیدا ہوا۔ پس ہوا ایسا ہو گیا جیسے قربانی خریدنے سے پہلے عیب ہو۔ اگر کہا جائے کہ جانور قربانی کےلئے نامزد کرنے سے اگر قربانی نہیں بنتا توپھر نامزد کرنے کے بعد کسی اور مصرف میں اس کا استعمال جائز ہونا چاہیے۔ تواس کا جواب یہ ہے کہ نامزد کرنے کے بعد جانور معلق ہوجاتا ہے اگر قربانی تک پہنچ گیا تو قربانی بن گیا، اگر درے اس کے دن پورے ہوگئے توصدقہ بن گیا۔ جیسے ابھی حدیث سے معلوم ہوا، اس لئے اس کواپنے کسی اور مصرف میں لاسکتا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص596

محدث فتویٰ